JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 18, Issue: 02, Jan – Jun 2025

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

سعودی عرب کے ادبِ سیرت میں فقہیاتِ سیرت: تحقیقی جائزہ

Jurisprudential discourses in Saudi Arabian Sīrah Literature: An Analytical Study

Dr. Muhammad Umair Raouf *
Lecturer, Department of Islamic Studies, Virtual University of Pakistan
Dr. Hafiz Muhammad Naeem **
Associate Professor, Department of Arabic and Islamic Studies, GC University, Lahore

ABSTRACT

The jurisprudential methodology ،commonly referred to as Fiqh al-Sīrah ،represents a distinctive and increasingly influential approach in the study of the Prophetic biography (Sīrah). Although often highlighted in contemporary scholarship ،this methodology is deeply rooted in classical Islamic literature ،as evidenced by the works of renowned scholars such as Imām ʿAbd al-Raḥmān al-Suhaylī ،Imām Ibn Qayyim al-Jawziyyah ،and Yaḥyā ibn Abī Bakr al-ʿĀmrī. In recent decades ،numerous contemporary Sīrah scholars ،particularly from Saudi Arabia ،have adopted and further developed this jurisprudential lens in their analysis of the Prophet Muḥammad's (PBUH) life. This study critically examines the contributions of Saudi scholars to Fiqh al-Sīrah ،focusing on how they derive legal rulings (aḥkām) and ethical lessons from key events in the Prophet's life. Their methodological approach reflects both analytical depth and contemporary relevance in interpreting the Sīrah for legal and social application. Notable works discussed include Fiqh al-Sīrah by Dr. Zayd ʿAbd al-Karīm al-Zayd and Dr. Munīr al-Ghaḍḍābān ،which exemplify rigorous efforts to extract juridical guidance from historical narratives. The paper also presents detailed case studies of seminal Saudi texts such as Al-Sīrah al-Nabawiyyah by Aḥmad Zaynī Daḥlān ،Al-Sīrah al-Nabawiyyah al-Ṣaḥīḥah by Dr. Akram Ḍiyāʾ al-ʿUmarī ،and Al-Aṭʿimah wa al-Ashribah fī ʿAhd al-Rasūl by Dr. Muḥammad ibn Fāris al-Jamīl. These works illustrate a sustained emphasis on extracting legal rulings from various aspects of Prophetic conduct ،including dietary practices ،military engagements ،and socio-cultural norms. The research concludes that the Saudi scholarly tradition provides a robust and methodically structured contribution to Fiqh al-Sīrah ،significantly enriching contemporary understandings of both the legal and moral dimensions of the Prophet's life.

Keywords**:** *Fiqh al-Sīrah, Saudi Scholarship, Prophetic Biography, Jurisprudential Derivations, Sīrah Literature*

CC BY

فقہ السیرۃ، سیرت نگاری کا ایک ایسا اسلوب ہے جس کے تحت وقائع سیرت کے بیان کے ساتھ ساتھ ان واقعات وحوادث سے مستنبط ہونے والے فقہی احکام ومسائل، دروس وعبر اور نصائح ومواعظ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات کی تشریعی وتشریحی، دونوں حیثیتیں ثابت شدہ ہیں اور دونوں اعتبار سے آپ ﷺ کی سنت وسیرت ہمارے لیے منبع رشد وہدایت اور احکام شریعت کا اہم ماخذ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ متقدمین ومتاخرین میں سے متعدد علمائے سیرت نے اپنی کتبِ سیرت میں فقہ السیرۃ کا اسلوب اختیار کرتے ہوئے حیات نبوی کے مختلف واقعات وحوادث سے شرعی احکام اور فوائد وعبر کے استنباط و استخراج کی سعی فرمائی ہے۔ علامہ ابن قیم الجوزیہ کی معروف کتاب سیرت "زاد المعاد فی هدی خیر العباد" اس اچھوتے اسلوب کا بہترین نمونہ ہے۔ اس سے قبل سیرت ابن ہشام کی شرح "الروض الانف" میں امام سہیلی نے بھی مختلف واقعات سیرت سے فقہی احکام کا استنباط کیا ہے۔ نویں صدی ہجری کے یمنی سیرت نگار یحییٰ بن ابی بکر العامری کی کتاب "بهجة المحافل و بغیة الماثل" اس اسلوبِ سیرت نگاری کا نادر نمونہ ہے۔ دور حاضر میں متعدد مؤلفین سیرت نے اس اسلوبِ سیرت نگاری کو اختیار کیا چنانچہ "**فقه السيرة** "کے عنوان سے متعدد تالیفات منظر عام پر آئیں۔**فقه السيرة از سعيد رمضان البوطی ، السيرة النبوية:دروس و عبر از دكتور مصطفیٰ السباعی، فقه السيرة از محمد الغزالی، خاتم النبيين از محمد ابو زہره، السيرة النبوية: عرض وقائع و تحليل احداث از دكتور علی محمد الصلابی اور السيرة النبوية از سعيد حوی و غیرہم** عالم عرب میں اس اسلوب سیرت کی نمائندہ کتب ہیں۔

سعودی عرب میں بھی متعدد مؤلفین نے اپنی کتبِ سیرت میں فقہ السیرۃ کا اسلوب اختیار کیا ہے اور واقعاتِ سیرت کے بیان کے ضمن میں فقہی وشرعی نکات اور احکام وعبر کا استنباط کیا ہے۔ بعض کتب تو براہ راست "فقہ السیرۃ" کے عنوان سے ہیں مثلاً فقہ السیرۃ از منیر عضبان اور فقہ السیرۃ از زید بن عبد الکریم الزید۔ البتہ بہت سی کتب براہ راست فقہ السیرۃ کے عنوان سے نہ ہونے کے باوجود اس اسلوبِ سیرت نگاری کی نمائندگی کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ السیرۃ النبویۃ از احمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویۃ فی ضوء المصادر الاصلیۃ از دکتور مہدی رزق اللہ، ھذا الحبیب محمد رسول اللہ یا محب از ابو بکر جابر الجزائری، السیرۃ النبویۃ: دراسۃ تحلیلیۃ از دکتور محمد عبد القادر فارس، الفوائد السنیۃ من السیرۃ النبویۃ از الدکتور خالد بن حامد الحازمی، اس کی چند نظائر ہیں۔

سعودی عرب میں لکھی گئی متعدد کتب سیرت میں فقہ السیرۃ کے اسلوب کا التزام کیا گیا ہے۔ مقالہ کی ضخامت کے پیش نظر ان تمام کا احاطہ اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں۔ صرف مذکورہ بالا کتب کا تعارف اور منہج مقالہ میں زیر بحث لایا گیا ہے کیونکہ ان کتب میں فقہ السیرۃ کے اسلوب پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

1. السيرة النبوية

کتاب السيرة النبوية معروف سعودی عالم اور فقیہ "الشیخ احمد بن زینی دحلان" کی تالیف ہے۔ مؤلف کی علم فقہ میں دلچسپی اور مہارت کی وجہ سے اس کتاب میں وقائع وحوادثِ سیرت سے جابجا علمی وفقہی نکات اخذ کیے گئے ہیں۔۔ زیر نظر کتاب "دار الفکر، بیروت" سے ۱۴۲۱ھ میں شائع شدہ ہے۔

کتاب کا آغاز انبیاء سابقین اور نبی اکرم ﷺ کے آباؤ اجداد کی زبان سے آپ ﷺ کی شان و عظمت کے ذکر سے کیا گیا ہے۔ بعد ازاں آپ ﷺ کی ولادت کے موقع پر خوارق عادت حوادث کے ساتھ ساتھ مکی و مدنی زندگی کے تمام اہم واقعات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ کتاب کے اہم مباحث میں غزوات و سرایا، مکاتیب و معاہدات، وفود عرب، معجزات و شمائل و خصائص نبوی شامل ہیں۔ علامہ احمد بن زینی دحلان نے کتاب میں وقائع سیرت کے بیان کے ضمن میں مختلف مقامات پر جن فوائد و حِکم کا استخراج کیا ہے اس کی چند نظائر درج ذیل ہیں:

* غزوہ بدر میں آپ ﷺ مشرکین کی لاشوں کے پاس کھڑے ہو کر ان سے مخاطب ہوئے اور پھر ان مشرکین کی لاشوں کو ایک کنویں میں ڈالنے کا حکم دیا۔ علامہ زینی دحلان نے اس واقعہ سے یہ حکم اخذ کیا ہے کہ آپ ﷺ کے اس فعل (یعنی ان کی لاشوں کو کنویں میں ڈلوانا) میں اس بات کی دلیل ہے کہ حربی کو دفن کرنا واجب نہیں بلکہ اس کی لاش پر اغراء الکلام بھی جائز ہے۔[1]
* کتاب میں ایک مقام پر ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن عتیک کے ہاتھوں ابو رافع کے قتل کا واقعہ مذکور ہے۔ اس واقعے کو بیان کرنے کے بعد مؤلف نے لکھا کہ:

"و فی هذه القصة من الفوائد جوازاغتيال المشرک الذی بلغته الدعوة، وأسر و قتل من اعان عليهﷺبيده أو ماله أولسانه، و جواز التجسس على أهل الحرب"[2]

* مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت اور وہاں اقامت پذیر ہونے کی حکمت مؤلف نے یوں بیان کی:

"والحكمة فی هجرة الى المدينة ان تتشرف به الأزمنة والأمكنة والاشخاص لا أنه يتشرف بها فلو بقی بمكة لكان يتوهم أنه قد تشرف بها لأن شرفها قد سبق بالخليل واسمعيل۔ عليهما الصلاة والسلام۔ فأمره بالهجرة الى المدينةفلما هاجر اليها تشرفت به لحلوله"[3]

کتاب کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ "علامہ ذوالفقار علی" کے قلم سے دو جلدوں میں ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے ۲۰۱۴ میں شائع ہو چکا ہے۔

2. السيرة النبوية الصحيحة

کتاب السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ معروف عالم و محقق اور جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ میں تاریخ کے استاذ "ڈاکٹر محمد اکرم ضیاء العمری" کی تالیف ہے۔ یہ کتاب بنیادی طور پر روایاتِ سیرت کی چھان پھٹک اور تصحیح و تضعیف سے متعلق ہے۔ زیر نظر کتاب "مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ" سے ۱۴۱۳ھ میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔

یہ کتاب بنیادی طور پر محدثانہ اسلوب کی حامل ہے اور اس کا بنیادی موضوع مختلف حوادثِ سیرت سے متعلق وارد شدہ روایات کی چھان پھٹک کر کے ان میں صحیح و ضعیف روایات کی نشاندہی کرنا ہے۔ البتہ مؤلف نے بعض مقامات پر وقائع سیرت کے بیان

میں مختلف احکام و نکات کے اخذ و استنباط کا اہتمام بھی کیا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں چند امثلہ ذیل میں پیش کی گئی ہیں:

* غزوہ بنی المصطلق کے تفصیلی بیان کے بعد مؤلف نے بعض احکام و نکات کی طرف اشارہ کیا جن میں "جن لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہو ان پر بے خبری میں حملہ کرنے کا جواز، خاتون قیدی کی رہائی کو اس کا مہر قرار دینے کا جواز، بیویوں کے مابین سفر پر لے جانے کے لیے قرعہ اندازی کا جواز، بہتان تراش شخص پر حدِ قذف کا نفاذ" وغیرہ شامل ہیں۔[4]
* الشیخ ضیاء العمری نے کتاب میں فتح مکہ کے واقعات کا تفصیلاً تذکرہ کیا اور بعد ازاں درج ذیل احکام و فوائد کا استنباط کیا:
  - دوران سفر نمازِ قصر ادا کرنے اور روزوں میں رخصت کا جواز
  - خاتون امان دے سکتی ہے، جیسا کہ حضرت ام ہانی نے اپنے دو سسرالی رشتہ داروں کو امان دی تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر مہرِ تصدیق ثبت کی۔
  - یہ مسئلہ کہ اگر خاتون مسلمان ہو جائے تو اس کے عدت گزرنے تک اگر شوہر بھی ایمان لے آئے تو نکاح باقی رہے گا۔[5]
* کتاب میں ایک مقام پر غزوہ تبوک کا تذکرہ ہوا اور اس ضمن میں مؤلف نے درج ذیل فوائد و حکم کا استنباط کیا:
  - اعلیٰ مرتبہ کی ادنیٰ مرتبہ شخص کی امامت میں نماز ادا کرنا جائز ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر تبوک میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی اقتدا میں نمازِ فجر ادا فرمائی۔
  - کسی قابلِ فروخت چیز کی قیمت کا تخمینہ لگانے کا جواز، جیسا کہ تبوک سے واپسی پر نبی اکرم ﷺ نے وادی القریٰ میں ایک پکی کھجوروں سے بھرے باغ کی قیمت کا تخمینہ لگایا۔
  - ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تین روز سے زائد ترک کلام کا جواز جبکہ کوئی شرعی سبب موجود ہو۔[6]

3. الأطعمة والأشربة فی عصر الرسول ﷺ

کتاب الأطعمة والأشربة فی عصر الرسول ﷺ الدکتور محمد بن فارس الجمیل کی تالیف ہے۔ ۱۵۹ صفحات پر مشتمل یہ کتاب سیرت النبی ﷺ کے ایک اہم مگر کم توجہ دیے گئے پہلو یعنی عہدِ نبوی ﷺ میں مستعمل خوراک و مشروبات اور ان سے متعلق احکام پر نہایت جامع انداز میں تحریر کی گئی ہے۔ اس میں صرف تاریخی معلومات پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ فقہی استنباطات اور سماجی اثرات کو بھی نمایاں طور پر شامل کیا گیا ہے۔ زیر نظر کتاب "مجلس النشر العلمی، جامعۃ کویت" سے ۱۴۱۷ھ میں شائع شدہ ہے۔

کتاب کو بنیادی طور پر دو حصوں (ا۔ **الاطعمة**) اور (ب۔ **الاشربة**) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول "**الاطعمة**" میں دور نبوی میں بطور خوراک استعمال ہونے والی چیزوں مثلاً چاول[7]، کھجور[8]، ثرید[9]، گندم اور جو کی روٹی[10]، ستو[11]، گوشت[12]، تیل[13]، گھی[14] اور پھل[15] و سبزیوں[16] کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح حصہ دوم "**الاشربة**" میں عہد نبوی کے مشروبات مثلاً دودھ[17]، شہد[18]، نبیذ[19] وغیرہ اور ان کے شرعی احکام پر بحث کی گئی ہے۔ ابتدا میں مؤلف نے مختلف احادیث و آثار کے حوالے سے مسلمانوں کی معاشی حالت واضح کی کہ

عہد رسالت میں مسلمانوں کی عمومی معاشی حالت اچھی نہیں تھی اور اس ضمن میں سب سے پہلے انہوں نے صحیحین کی متعدد روایات اس حوالے سے بیان کیں کہ خانوادۂ نبوت کی اپنی حالت یہ تھی کہ اکثر فاقوں کا عالم ہوتا اور پیٹ بھر کھانا بہت کم میسر ہوتا تھا[20]۔[21]
بعد ازاں کتاب میں جو مختلف فقہی احکام و نکات اخذ کیے گئے ان میں سے چند کا تذکرہ درج ذیل ہے:

* مؤلف نے سنن ابن ماجہ کی روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے دستر خوان سے دوسرے لوگوں سے جلدی اٹھ جانے سے منع فرمایا[22]۔ بعد ازاں انہوں نے اس کی توجیہ کرتے ہوئے اس نکتے کی طرف اشارہ کیا کہ غالباً اس مناہی سے مقصود دوسرے لوگوں کو ندامت سے بچانا ہے کہ انہیں اس شخص کے جلدی اٹھ جانے سے شرمندگی محسوس کرتے ہوئے کھانا جلدی چھوڑ کر اٹھنا پڑے حالانکہ انہیں ابھی مزید حاجت ہو۔[23]
* ایک مقام پر کھانے کے برتن میں پھونک مارنے یا برتن میں سانس لینے کی ممانعت[24] کا ذکر کرتے ہوئے الدکتور فارس بن محمد الجمیل نے اس سے یہ نکتہ اخذ کیا کہ اس نہی کا مقصد اس برتن میں کھانے پینے میں شریک لوگوں کے حفظانِ صحت کا خیال رکھنا اور انہیں بیماریوں سے بچاؤ فراہم کرنا ہے۔[25]
* گوشت کھانے کی بحث کے دوران مؤلف نے مختلف روایات و آثار سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ عہد رسالت میں اونٹ اور گائے کی خرید و فروخت ہوتی تھی اور ان کا گوشت استعمال ہوتا تھا، اس لطیف نکتے کا استنباط کیا کہ اگرچہ روایات میں زیادہ تر ان جانوروں کی خرید و فروخت یا گوشت کھایا جانا خاص شرعی مواقع یعنی عید وغیرہ پر ہے البتہ یہ اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ ان جانوروں کا گوشت ان شرعی مواقع کے علاوہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔[26]

یہ کتاب فقہ السیرۃ اور سیرت کے معاشرتی و طبی پہلو پر ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ خصوصاً خوراک کے اسلامی اصول و ضوابط کو سیرت کی روشنی میں بیان کرنے کا یہ منفرد کام ہے جو محققین کے لیے ایک اہم موضوعِ تحقیق بن سکتا ہے۔

4. السيرة النبوية فی ضوء المصادر الاصليه

کلیۃ التربیۃ، جامعہ الملک سعود کے استاذ الدکتور مھدی رزق اللہ احمد کی کتاب "السيرة النبوية فی ضوء المصادر الاصليه" جدید عربی کتب سیرت میں نہایت اہم مقام و مرتبہ کی حامل ہے۔ کل ۹۲۸ صفحات پر محیط اس ضخیم کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ واقعات سیرت سے فقہی نکات اور اسرار و مواعظ و حکم کا استنباط جابجا ملتا ہے۔ اور اس پہلو کا ذکر مصنف نے مقدمہ میں بھی کیا ہے۔[27] علاوہ ازیں اسی مقدمہ میں سیرت نبوی کے مطالعہ کے مقاصد اور سیرت طیبہ کے ماخذ و مصادر سے بھی بحث کی گئی ہے۔ پہلی مرتبہ یہ کتاب ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء میں مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الاسلامیہ سے ایک جلد میں ۹۲۸ صفحات پر مشتمل شائع ہوئی مقالہ نگار کے زیر تبصرہ کتاب دارالامام الدعوۃ الریاض کی مطبوعہ ہے جو کہ ۱۴۲۴ھ میں شائع ہوئی اور دو جلدوں اور ۱۱۵۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

کتاب کا آغاز قبل از اسلام جزیرہ نمائے عرب اور بعثت نبوی ﷺ کے وقت عرب کے بیرونی و عام حالات کے تذکرہ سے ہوتا ہے۔ مکی و مدنی زندگی کے تمام واقعات کے بیان کے علاوہ امہات المومنین، شمائل نبوی ﷺ، رحمۃ للعالمین، معجزات و دلائل نبوت، خصائص محمد و خصائص امت محمدی جیسے موضوعات بھی کتاب میں زیر بحث لائے گئے ہیں۔

واقعات سیرت سے فقہی احکام اور مواعظ و عبر (فقہ السیرۃ) کا جہاں تک تعلق ہے تو اس حوالے سے کتاب بہت عمدہ ہے مصنف نے نہ صرف فقہی احکام اخذ کیے ہیں بلکہ اس ضمن میں فقہاء کی مختلف آراء اور دلائل کا تذکرہ بھی کیا ہے جو کہ فقہ السیرۃ کے حوالے سے کتب سیرت میں عام طور پر کم ملتا ہے ہجرت حبشہ،[28] ہجرت مدینہ،[29] غزوات بدر،[30] احد،[31] بنو قریظہ[32] و تبوک[33] وغیرہ سے سینکڑوں احکام و مواعظ اخذ کیے گئے ہیں سیرت کا کوئی گوشہ یا پہلو مصنف نے نظر انداز نہیں کیا کہ جس سے اخذ و استنباط نہ کیا ہو۔

* مکی حیات طیبہ کے ابتدائی واقعات کے بیان میں مؤلف نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے آپ ﷺ کو خود شادی کی پیش کش کرنے کے حوالے سے بات کرتے ہیں مؤلف نے یہ نکتہ بیان کیا کہ کسی خاتون کا کسی نیک شخص سے نکاح کی خواہش کا اظہار کرنا معیوب بات نہیں بلکہ یہ جائز ہے۔[34]
* (فترۃ الوحی) وحی کے حوالے سے بحث کرتے ہوئے استاذ الدکتور مھدی رزق اللہ لکھتے ہیں کہ اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ کے دل میں حصول وحی کا ذوق و شوق پیدا ہو۔ کیونکہ یہ بات تو اظہر من الشمس ہو چکی تھی کہ آپ ﷺ کو پیغمبر چن لیا گیا ہے۔[35]
* کتاب میں ایک مقام پر سریہ ذات السلاسل کا تفصیلی واقعہ بیان کیا گیا جس کے امیر عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، اس واقعہ سے مؤلف نے درج ذیل احکام اخذ کیے ہیں:

- عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیمم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر ٹھنڈے پانی کے استعمال سے ہلاکت کا خدشہ ہو تو تیمم جائز ہے۔ دراصل حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک سرد رات میں احتلام لاحق ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (النساء:۲۹) "اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تم پر بہت رحیم ہے" کو جواز بنا کر اپنی جان کے خوف سے غسل نہیں کیا بلکہ تیمم کر کے نماز پڑھادی۔ لوگوں نے حضور سے شکایت کی لیکن آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کے عمل کو جائز قرار دیتے ہوئے برقرار رکھا۔[36]
- اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیمم کرنے والا وضو کرنے والے کی امامت کر سکتا ہے۔[37]
- عمرو بن العاص کے عمل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں اجتہاد جائز تھا۔[38]
- کتاب کی انہی خصوصیات کی وجہ سے دارالسلام الریاض نے اس کا اردو ترجمہ "سیرت نبوی" کے نام سے شائع کیا ہے جو کہ اردو ادب سیرت میں ایک اچھا اضافہ ہے۔

5. فقه السيرة

فقہ السیرۃ دکتور زید بن عبدالکریم الزید کی سیرت نبوی ﷺ کی دس سالہ درس و تدریس اور غور و فکر کا حاصل ہے اپنے موضوع (فقہ السیرۃ) کے حوالے سے کتاب کو مثالی قرار دیا جاسکتا ہے سینکڑوں فقہی مسائل، دروس و عبر اور حکمتوں کا واقعات سیرت سے استنباط مصنف کی عرق ریزی اور سیرت نبوی ﷺ سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ۳۵۷ صفحات پر مشتمل یہ کتاب قاری کے لیے سیرت نبوی ﷺ کے مختلف گوشوں پر اس انداز سے روشنی ڈالتی ہے کہ جس سے کسی بھی زمانے میں زندگی کے کسی بھی شعبہ میں کوئی بھی شخص سیرت کی روشنی میں اپنے لیے لائحہ عمل متعین کر سکتا ہے۔

آغاز کتاب میں مقدمہ کتاب کے تحت سیرت نبوی ﷺ کے مطالعہ کی ضرورت و اہمیت اور رسالت محمدی اور امت محمدی کی خصوصیات کا اچھا اضافہ کیا گیا ہے۔ سات فصول میں تقسیم اس کتاب میں سیرت نبوی ﷺ کے ہر پہلو کے متعلق نہ صرف بیانیہ انداز اختیار کیا گیا ہے بلکہ واقعاتی تفصیلات سے زیادہ اخذ و استنباط کے اسلوب کو اپناتے ہوئے متعدد مقامات پر وقائع سیرت سے احکام و نتائج کا استخراج کیا گیا ہے مثلاً

* واقعہ طائف کے ضمن میں نبی اکرم ﷺ کے ایک باغ میں تشریف فرما ہونے اور باغ کے مالک ربیعہ کے غلام عداس کے آپ ﷺ کو انگور پیش کرنے اور آپ کے اس ہدیہ کو قبول فرمالینے کا تذکرہ کرتے ہوئے مؤلف نے استدلال کیا ہے کہ کافر کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے۔[39]
* اسی طرح مؤلف نے مدینہ والوں کی درخواست و خواہش پر حضرت مصعب بن عمیر کو تبلیغ اسلام کے لیے مدینہ طیبہ بھیجنے کا واقعہ تفصیلاً بیان کیا اور اس کا عنوان ''مشروعية الدعاة الى الله وارسالهم الى المناطق'' باندھا ہے۔[40]

مزید برآں کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے البتہ احادیث کا مکمل حوالہ دینے کی بجائے محض اخرجه احمد اور اخرجه مسلم وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔[41] علاوہ ازیں قدیم مصادر کے علاوہ جدید کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ گویا یہ کتاب عصر حاضر کے زعماء، قائدین، مبلغین اور فقہاء کے لیے ایک عمدہ نمونہ ہے جو شریعت اسلامیہ کی تفہیم اور تبلیغ میں مؤثر و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

6. فقه السيرة النبوية

فقہ السیرۃ النبویۃ سعودی عرب کے معروف عالم منیر محمد غضبان کی کتاب ہے۔ یہ کتاب نبی کریم ﷺ کی دعوتی حکمت عملی، مکی و مدنی دور کی حکمتیں، غزوات و جنگی حکمت عملیاں، اخلاقیات نبوی، سیرت سے سیاسی و معاشرتی اصول، نظام حکومت، اطاعت و قیادت، دشمن سے معاملہ، ریاست مدینہ کا قیام، اقلیت و اکثریت میں دین کی دعوت، حکمت دعوت، سیرت سے فقہی استنباط وغیرہ جیسی ابحاث پر مشتمل ہے۔ زیر مطالعہ کتاب مرکز بحوث الدراسات الاسلامیۃ، جامعۃ ام القریٰ، مکہ مکرمہ سے ۱۹۹۲ھ میں طبع شدہ ہے اور ۷۵۱ صفحات پر محیط ہے۔

کتاب کا سب سے نمایاں پہلو اس کا تحقیقی، تحلیلی اور دعوتی منہج ہے۔ یہ محض تاریخی روایات کا مجموعہ نہیں بلکہ مصنف نے سیرت نبوی ﷺ سے عملی فقہی و حکومتی اصول اخذ کیے ہیں۔ منیر غضبان نے دعوتی مراحل، سیاسی بصیرت، سماجی

حکمت اور دفاعی حکمت عملی کو تفصیل سے بیان کر کے جدید مسائل کے لیے رہنمائی فراہم کی ہے۔ متعدد مقامات پر متعلقہ واقعہ کے بیان کے بعد اس سے مستنبط ہونے والے دروس و عبر کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں چند امثلہ ملاحظہ ہوں:

* کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی دعوتی سرگرمیوں اور اس پر کفار مکہ کے مظالم و مخالفتوں کا مفصل ذکر کیا گیا اور اس ضمن میں ایک روایت بیان ہوئی کہ ابو جہل نے ایک روز اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کل میں کعبہ میں ایک پتھر لے کر بیٹھوں گا اور جب محمد ﷺ سجدہ میں سر رکھیں گے تو ان کا سر اس پتھر سے کچل دوں گا، اس کے بعد بنی عبد مناف سے جو ہو سکے وہ کر لیں۔ یہاں مؤلف نے دعوتِ دین میں پیش آمدہ مشکلات کے حوالے سے ان الفاظ میں تبصرہ کیا:

* اسلوب التهديد يمثل الحرب النفسية التى تنصب على الداعية بحيث تخور عزيمته و تضعف نفسه و يستسلم للطواغيت و يتراجع و يفتن عن دينه[42]

* غزوہ احد کے واقعات بیان کرتے ہوئے مؤلف نے غزوات میں اللہ تعالیٰ کی مدد کا ذکر کیا اور اس ضمن میں آیت "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ"[43] کے حوالے سے یہ نکتہ بیان کیا کہ اللہ کی مدد تین چیزوں (اس سے دعا مانگنے، اس کے راستے پر ثابت قدم رہنے اور اس کے راستے میں جہاد کرنے) کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔[44]

* کتاب کی پینتیسویں فصل میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کا بیان ہے۔ اس فصل کے ایک مبحث "وجوب محبته و من لوازم محبته اتباعه" میں منیر غضبان نے سورۃ الاحزاب کی آیت "وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ"[45] بیان کی اور پھر یوں تبصرہ فرمایا:

"محبت اور اتباع کے درمیان کسی بھی قسم کی جدائی یا تفریق، فکری اور عملی گمراہی ہے۔ ہم جس بات پر زور دیتے ہیں وہ دونوں پہلوؤں—یعنی محبت اور اتباع—کے باہمی تعلق اور گہرے ربط کی اہمیت ہے۔ محبت کا وجود لازماً اتباع اور پیروی کی طرف لے جاتا ہے، اور اللہ کی عبادت اتباع اور اقتداء کے ذریعے کرنا محبت کے جذبات کو جِلا بخشتا ہے اور اس کے درخت کو سیراب کرتا ہے۔"[46]

"فقہ السیرۃ" منیر غضبان کی ایک انقلابی اور بصیرت افروز کاوش ہے جو سیرت نبوی ﷺ کو محض تبرک یا تاریخی واقعات سے نکال کر ایک مکمل عملی رہنمائی کا ذریعہ بناتی ہے۔ دعوت، سیاست، اور فقہ کے طلبہ کے لیے یہ کتاب ایک ضروری مطالعہ ہے۔

7. الفوائد السنية من السيرة النبوية

مکتبہ دارالرمان المدینۃ المنورہ سے شائع شدہ الدکتور خالد بن حامد بن مبارک الحازمی کی یہ کتاب ۶۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۴۲۷ھ، ۲۰۰۶ میں شائع ہوئی۔ دکتور خالد بن حامد نے مقدمہ کتاب میں لکھا ہے کہ ان کا سیرت ﷺ مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک انسان کو اپنی انفرادی، اجتماعی اور خاندانی زندگی میں جس اسوۂ حسنہ اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے اسے وہ سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں میسر آسکے اسی لیے مختلف کتب سے جو فوائد اور دروس و عبر وغیرہ مل سکے انہیں اس کتاب میں سمو دیا گیا ہے۔[47]

مؤلف نے سترہ(۱۷) فصول کے تحت ولادت سے وصال تک واقعات سیرت کو بیان کیا ہے اور ساتھ ساتھ معاشی، معاشرتی، اجتماعی، عسکری اور فقہی نکات و مسائل و احکام کا تذکرہ کیا ہے مثلاً

* الدکتور خالد بن حامد بن مبارک الحازمی نے فتح مکہ کا واقعہ تفصیلاً بیان کیا اور اس موقع پر نبی اکرم ﷺ کے مکہ مکرمہ میں انیس دن قیام کرنے اور اس دوران میں قصر نمازیں ادا کرنے کا تذکرہ کیا اور اس واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے لکھا کہ "وفيه ان المسافر يقصر الصلاة"یعنی اس میں مسافر کے قصر نماز ادا کرنے کا جواز موجود ہے۔[48]
* ایک مقام پر رمضان ۸ ہجری میں سریہ خالد بن الولید کے وقوع پذیر ہونے کا ذکر کیا گیا اور اس ضمن میں امیر لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کے حکم کے باوجود حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کے بنو جذیمہ کے قیدیوں کو قتل کرنے سے انکار کرنے اور اللہ کی قسم کھا کر یہ کہنے کہ میرے ساتھیوں میں سے بھی کوئی اپنا قیدی قتل نہیں کرے گا، سے یہ استدلال کیا گیا کہ "کسی فعل کی نفی کے حوالے سے قسم کھائی جاسکتی ہے جب یقین ہو کہ ایسا ہی ہو گا"[49]۔

8. هذا الحبيب محمد رسول االله ﷺ يا محب

سیرت نبوی ﷺ سے احکام و مسائل اور نتائج و عبر کے اخذ و استنباط کے حوالے سے ابو بکر جابر الجزائری (مدرس مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ) کی کتاب هذا الحبیب ایک اہم تصنیف ہے ۔ یہ کتاب ۶۰۳ صفحات پر مشتمل ہے ۔

کتاب کا امتیازی وصف یہ ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کے ہر گوشے سے نتائج و عبر اخذ کر کے کتاب کو مزین کیا گیا ہے حوالہ جات اور مصادر و مراجع کے تذکرہ کا اہتمام نہیں کیا گیا البتہ بعض مقامات پر حاشیہ میں الفاظ کی توضیح و تشریح کی گئی ہے نتائج و عبر اور فقہی احکام و مسائل کی بات کی جائے تو مصنف نے بہت عرق ریزی سے کام لیا ہے اور سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ بہت غور و فکر اور گہرائی سے کرتے ہوئے اخذ و استنباط کیا گیا ہے مثلاً

* غزوہ بدر سے فارغ ہو کر اور بنو قینقاع کے یہود کو ان کی خیانت اور عہد شکنی کی وجہ سے جلا وطن کرنے کے بعد جب نبی کریم ﷺ واپس ہوئے تو آپ ﷺ کو خبر ملی کہ بنو سلیم آپ ﷺ سے جنگ کرنے کے لیے اپنے کدر نامی کنویں کے پاس جمع ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن ام کلثوم کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر ان کی طرف روانہ ہوئے۔ مصنف نے اس واقعہ سے حاکم وقت کی غیر موجودگی میں نائب کے تقرر کا جواز فراہم کیا ہے۔[50]
* اسی طرح غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے دو پہاڑوں کے درمیان ایک تنگ گھاٹی میں رات گذاری اور رات کے وقت دو صحابہؓ کرام نے پہرے داری کے فرائض انجام دیے۔ اس سے مؤلف نے یہ نکتہ اخذ کیا ہے کہ کسی اندیشے کی وجہ سے محافظ رکھا جاسکتا ہے اور ایسا کرنا حضور ﷺ کے فعل سے جائز ہے۔[51]
* غزوہ طائف کے ضمن میں مؤلف نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ بنو ہوازن نے آپ ﷺ کے خلاف جنگ کی تیاری کر لی ہے تو آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کو ہوازن کے حالات معلوم

کرنے کے لیے بھیجا۔ مؤلف نے اس سے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دشمن کی قوت اور ان کے ارادے کا اندازہ کرنے کے لیے جاسوسی کرنا مشروع ہے۔[52]

مجموعی طور پر یہ کتاب فقہ السیرۃ کے حوالے سے بہت عمدہ ہے اور اس کی اسی افادیت کے پیش نظر النور پبلی کیشنز (لاہور، اسلام آباد، فیصل آباد، کراچی) نے "سیرت حبیب ﷺ" کے نام سے ۲۰۱۱ء میں اردو زبان میں اس کا ترجمہ شائع کیا ہے۔

خلاصہ بحث

* فقہ السیرۃ کا تصور محض معاصر دور کی ایجاد نہیں بلکہ اس کی جڑیں ابتدائی سیرت نگاری میں موجود ہیں، جن کی عمدہ مثال ابن قیم کی "**زاد المعاد**" اور امام سہیلی کی "**الروض الانف**" ہیں۔
* سعودی علما نے سیرت نگاری میں فقہی پہلوؤں کو خاص اہمیت دی ہے اور اس حوالے سے متنوع اور گراں قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔
* زیر بحث کتب میں سعودی علما کی سیرت نگاری عمومی بیانی انداز سے ہٹ کر فقہی نکات، احکام، عبر و مواعظ اور حکمتوں کے استنباط پر مرکوز نظر آتی ہے۔
* سعودی مصنفین کی کتب جیسے "**السيرة النبوية**" از احمد بن زینی دحلان، "**السيرة الصحيحة**" **از ضياء العمرى**، "**الأطعمه و الأشربه**" از محمد الجمیل اور "**السيرة فى ضوء المصادر الاصليه**" از مہدی رزق اللہ فقہی و اجتہادی بصیرت کا بہترین امتزاج ہیں۔
* سعودی علما نے فقہی نکات کا استنباط محض عقلی بنیادوں پر نہیں بلکہ معتبر احادیث، آثار صحابہ اور اسناد کی صحت کی بنیاد پر کیا ہے۔
* سعودی کتبِ سیرت نے صرف عبادات و حدود پر نہیں بلکہ خوراک، مشروبات، معاشرت، نکاح، سفارت، عدت اور بین الاقوامی تعلقات جیسے موضوعات پر بھی سیرت کی روشنی میں احکام اخذ کیے ہیں۔
* بعض سعودی علما جیسے ضیاء العمری نے فقہ السیرۃ کے ضمن میں محدثانہ معیار پر روایات کی جانچ پڑتال کر کے فقہی نکات کی بنیاد مضبوط کی۔
* سعودی ادبِ سیرت کا اسلوب عام بیانیہ سے ہٹ کر علمی و فقہی تجزیے پر مشتمل ہے جس سے قارئین کو سیرت کی گہرائی اور اجتہادی پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
* سعودی عرب کے فقہی اندازِ سیرت نگاری نے فقہ السیرۃ کو ایک منضبط علمی شعبے کی حیثیت دی ہے جس کی اہمیت عصر حاضر میں مزید بڑھ چکی ہے اور دیگر مسلم ممالک کو بھی اس رجحان سے استفادہ کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

[1] Aḥmad ibn Zaynī Daḥlān, As-Sīrah an-Nabawiyyah (Beirut: Dār al-Fikr, 1421 AH), 1:392.
[2] Daḥlān, As-Sīrah an-Nabawiyyah, 2:166.
[3] Daḥlān, As-Sīrah an-Nabawiyyah, 1:305.
[4] Akram Ḍiyā' al-'Umarī, As-Sīrah an-Nabawiyyah aṣ-Ṣaḥīḥah (Madinah: Maktabat al-'Ulūm wal-Ḥikam, 1413 AH), 2:414–416.
[5] Ḍiyā' al-'Umarī, As-Sīrah an-Nabawiyyah aṣ-Ṣaḥīḥah, 2:486–488.
[6] Ḍiyā' al-'Umarī, As-Sīrah an-Nabawiyyah aṣ-Ṣaḥīḥah, 2:537–538.
[7] Fāris ibn Muḥammad al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, Ḥawliyāt Kullīyat al-Kitāb, Majlis al-Nashr al-'Ilmī, Jāmi'at al-Kuwayt, 1417 AH, p. 33.
[8] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 36.
[9] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 42.
[10] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 47.
[11] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 57.
[12] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, pp. 61–81.
[13] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 83.
[14] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 84.
[15] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, pp. 91–95.
[16] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, pp. 96–103.
[17] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 122.
[18] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, pp. 106, 117.
[19] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 114.
[20] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, ḥadīth nos. 5374, 5416; Muslim ibn Ḥajjāj al-Qushayrī, Ṣaḥīḥ Muslim, ḥadīth no. 2970.
[21] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 18.
[22] Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, ḥadīth no. 3294.
[23] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 28.
[24] Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, ḥadīth no. 3429.
[25] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 30.
[26] Fāris al-Jamīl, Al-Aṭ'imah wal-Ashribah fī 'Aṣr ar-Rasūl ﷺ, p. 67.
[27] Rizq Allāh Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah (Riyadh: Dār Imām ad-Da'wah, 1424 AH), 1:16.
[28] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 1:239.
[29] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 1:340–344.
[30] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 1:443–447.
[31] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 1:444–500.
[32] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 2:10–12.
[33] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 2:218–224.
[34] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 1:152.

[35] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 1:170.
[36] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 2:112.
[37] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 2:113.
[38] Maḥdī, As-Sīrah an-Nabawiyyah fī Ḍaw' al-Maṣādir al-Aṣliyyah, 2:112; Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Zād al-Ma'ād, 3:347.
[39] Al-Zayd, Fiqh as-Sīrah (Riyadh: Dār at-Tadmīriyyah, 3rd ed., 1427 AH), p. 237.
[40] Al-Zayd, Fiqh as-Sīrah, p. 283.
Al-Zayd, Fiqh as-Sīrah, pp. 82, 273.
[42] Munīr Ghaḍḍān, Fiqh as-Sīrah an-Nabawiyyah (Makkah: Markaz Buḥūth ad-Dirāsāt al-Islāmiyyah, Jāmi'at Umm al-Qurā, 1992), pp. 153–154.
[43] Qur'ān, Sūrah Muḥammad 47:7.
[44] Ghaḍḍān, Fiqh as-Sīrah an-Nabawiyyah, pp. 461–462.
[45] Qur'ān, Sūrah al-Aḥzāb 33:36.
[46] Ghaḍḍān, Fiqh as-Sīrah an-Nabawiyyah, pp. 704–705.
[47] Khālid ibn Ḥāmid al-Ḥāzmī, Al-Fawā'id as-Sunniyyah min as-Sīrah an-Nabawiyyah (Madīnah: Dār ar-Rumā, 1427 AH), p. 5.
[48] Al-Ḥāzmī, Al-Fawā'id as-Sunniyyah min as-Sīrah an-Nabawiyyah, p. 487.
[49] Al-Ḥāzmī, Al-Fawā'id as-Sunniyyah min as-Sīrah an-Nabawiyyah, p. 495.
[50] Abū Bakr Jābir al-Jazā'irī, Hādhā al-Ḥabīb Muḥammad Rasūl Allāh yā Muḥibb (Madīnah: Maktabat al-'Ulūm wal-Ḥikam, 1415 AH), p. 249.
[51] Al-Jazā'irī, Hādhā al-Ḥabīb Muḥammad Rasūl Allāh yā Muḥibb, p. 295.
[52] Al-Jazā'irī, Hādhā al-Ḥabīb Muḥammad Rasūl Allāh yā Muḥibb, p. 411.